جلد ۳۴ | ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ میں حضور نے مقامی اور مضافات کی بعض احمدی جماعتوں کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ کہ انہوں نے الیکشن کے متعلق نہایت سرگرمی اور اخلاص سے کام کیا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق اگرچہ کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لیکن احباب ان کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ نیز خان بہادر چودھری ابوالہاشم خانصاحب کے لئے بھی۔

مولوی غلام احمد صاحب فرخ قلعہ شیخوپورہ کے جلسہ میں شمولیت کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

آج خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی قدر بارش ہوئی:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ہندوؤں کے پرمیشر میں ایجادی قدرت نہیں۔ تو مادہ کو جوڑنا جاڑنا کیا کمال ہوا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آریوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ ”اگر اجزا صغار اجسام میں بطور خود کشش اتصال کی خاصیت نہ ہوتی۔ جس سے وہ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ تو آپکا پرمیشر جو خالق اشیاء و خواص اشیاء نہیں ہے کیا کر سکتا تھا۔ اور اگر آفتاب کے باریک ٹکڑوں میں جو بقول آپ کے خود بخود ہیں۔ اپنی ذات میں ہی روشن ہونے کی خاصیت نہ پائی جاتی تو کیونکر اور کس قوت سے پرمیشر ان سب کو اکٹھا کر کے نیّر اعظم بنا لیتا۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ میں ایجادی قدرت نہیں۔ یعنی اس نے تمام چیزوں اور ان کے خواص کو عدم محض سے پیدا نہیں کیا۔ تو صرف بعض بعض ترکیبیں نکالکر خواص موجودہ سابقہ سے کام لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ انسانوں میں سے بھی تو صناع لوگ اپنے علم خواص کے مطابق طرح طرح کی ترکیبیں اور صنعتیں نکالتے رہتے ہیں۔ ہاں صرف اتنا فرق ہے۔ کہ جس کو علم خواص اشیاء زیادہ ہوا اس نے زیادہ ترکیبیں نکالیں۔ اور جس کو کم ہوا اس نے کم نکالیں۔ بہرحال بنی آدم نے بھی بلاشبہ حیرت ناک کام کر دکھائے ہیں۔ اور جہاں کہیں ان کو کوئی خاصہ جدیدہ اشیاء مادی اور ان کی اشکال واوضاع یا ان کے باہم اختلاط و امتزاج کا مل گیا ہے۔ وہیں انہوں نے اسی ذریعہ سے کوئی کل یا آلہ بنا ڈالا ہے۔ چنانچہ سارا جہان انسان کی عجیب عجیب دستکاریوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر تم گھر میں بیٹھے ہوئے اپنے گھر کی تمام ضروریات و اسباب خانہ داری پر نظر ڈالو۔ اور جائداد غیر منقولہ سے لے کر ایک ایک چیز منقولہ پر نظر اٹھا کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ سب چیزیں جو تمہارے امور معیشت میں کام آتی ہیں۔ انسان کی دستکاریاں ہیں۔ ایسا ہی برّی و بحری سفروں میں جو کچھ انسان نے اپنی فکر و غور سے صنعتیں ایجاد کی ہیں۔ وہ سیاحوں اور واقف کاروں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اب ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ہندوؤں کے پرمیشر میں بھی صرف اتنی ہی خوبی ہے۔ کہ مادی و غیر مادی اشیاء کے خواص جو اسے معلوم ہیں انہیں میں دست اندازی کر کے اور بعض اشیاء کو بعض سے جوڑ کر صنعتیں نکالتا ہے۔ تو یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ اور اس صورت میں تو ہمیں اسکی ساری خدائی کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ اور ظاہر ہو گیا۔ کہ اسمیں اور انسان میں صرف علم کی کمی بیشی کا کچھ فرق ہے۔ اور ممکن ہوگا۔ کہ انسان بھی اپنے معلومات میں ترقی کرتا کرتا کسی وقت پرمیشر ہی بن جاوے۔ جس حالت میں شہد کی مکھی میں بھی یہ ہنر پایا جاتا ہے۔ کہ وہ ایسی عقلمندی سے شہد بناتی ہے کہ کوئی انسان اس کی نظیر بنانے پر قادر نہیں۔ پھر اگر ہندوؤں کے پرمیشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک

ویدک دھرم کے مقابلہ میں اسلامی تعلیم کی برتری کا ثبوت

(از ایڈیٹر)

مسلمان کہلانے والے وہ لوگ جو ضد اور تعصب سے کام لیتے ہیں۔ دیدہ دانستہ صداقت پر پردہ ڈالنے کے لئے ابھی تک یہ کہے جا رہے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے آ کر کیا کیا۔ اور اسلام کی صداقت اور عظمت کے اظہار کے لئے کونسا کارنامہ سر انجام دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیگر مذاہب کے بنیادی اصول و عقائد پر جو زبردست اور ناقابل تردید تنقید فرمائی ہے۔ اس سے ایک طرف تو تعلیم اسلام کی حقانیت اور برتری نمایاں ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف ان مذاہب کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ ایسی کھوکھلی کہ خود ان کے سمجھ و سوچ رکھنے والے پیروؤں کے دلوں میں ایسے سوالات نے کھلبلی مچا رکھی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی تعلیم کے مقابلہ میں ان کے اہم عقائد پر کئے اور ان کے جواب دینے والے اب بھی اسی طرح ناکام ہو رہے ہیں۔ جس طرح پہلے ہو چکے ہیں۔

اس کی تازہ مثال کے طور پر آریوں کا اخبار "ریفارمر" ۱۷ فروری پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں "شنکا سمادھان" یعنی ازالہ شکوک کے عنوان سے پہلا سوال یہ درج کیا گیا ہے کہ

"آریہ سماج مانتا ہے۔ کہ پرماتما سروشکتیمان ہے۔ قادر مطلق ہے۔ تو کیا سروشکتیمان یا قادر مطلق ہونے سے وہ مادہ (پرکرتی) کو نیستی سے ہستی میں نہیں لا سکتا۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ تو آریہ سماج کا خدا سروشکتیمان کیسے رہا"۔

دراصل یہ وہ سوال ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ سماج کے اس بنیادی عقیدہ پر کیا۔ کہ ایشور۔ روح اور مادہ ازلی ابدی ہیں۔ اس سوال نے ویدک دھرم کی بنیادوں میں جتنی بڑی توڑ پھوڑ پیدا کر دی اور انہیں جس طرح ہلا دیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو احمدیہ لٹریچر سے ہی سہارا ڈھونڈنے کے سوا چارہ نہیں رہا۔ چنانچہ یہ جواب جو دیا گیا ہے کہ "خدا ایسے کام نہیں کر سکتا۔ جو اس کی اپنی صفات کے خلاف ہوں"۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریزہ چینی ہے۔ مگر بالکل بے محل اور بے موقع۔

یہ تو ٹھیک ہے اور درست اور ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا حقیقت ہے۔ کہ خدا تعالٰے ایسے کام نہیں کرتا۔ جو اس کی اپنی صفات کے خلاف ہوں۔ لیکن یہ کیوں نہیں بتایا گیا۔ کہ مادہ کو پیدا کرنا پرماتما کی فلاں صفت کے خلاف ہے۔ اور اس کی بجائے کیوں صرف یہ لکھ دیا گیا ہے۔ کہ "خدا نیستی کو ہستی میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا قانون قدرت کے خلاف ہے"۔ حالانکہ قانون قدرت خدا تعالٰے کی کوئی صفت نہیں۔ بلکہ خدا تعالٰے کی صفات کے ظہور کا نام قانون قدرت ہے۔ اور جب خدا تعالٰے کی ایک بہت بڑی صفت خالق بھی ہے۔ اور تمام موجودات اسی کا ظہور ہیں۔ تو مادہ کو پیدا کرنا اس صفت کے خلاف نہیں۔ بلکہ عین مطابق ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ پرماتما نے دنیا میں موجود اشیاء میں سے کسی کو پیدا نہیں کیا یا نہیں کر سکتا۔ اسے سروشکتیمان تسلیم کرنے سے صریح انکار ہے۔

اس سلسلہ میں ایک اور اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیش فرمایا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر مادہ کو ازلی اور ابدی مانا جائے۔ تو پرماتما کی وحدانیت قائم نہیں رہتی۔ آریوں میں اس کے متعلق جو شنکا پیدا ہو چکی ہے۔ اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ کہ

"اگر پرماتما کی طرح مادہ (پرکرتی) کو بھی ازلی ابدی دینتیہ مان لیا جائے تو کیا پرماتما کی وحدانیت میں فرق نہیں آ جاتا"۔

مگر اس جواب میں انتہائی بے بسی اور بے چارگی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"مادہ میں ازلی و ابدی ہونے کی صفات ماننے سے خدا کی وحدانیت میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ مادہ میں وہ تمام صفات موجود نہیں جو خدا میں موجود ہیں"۔

غور فرمایئے کیسا بودا اور غیر معقول جواب ہے۔ اگر مادہ میں وہ تمام صفات موجود نہیں جو پرماتما میں موجود ہیں۔ تو آریوں کے عقیدہ کے مطابق پرماتما میں بھی تو وہ تمام صفات موجود نہیں۔ جو مادہ میں ہیں۔ اگر موجود ہیں۔ تو پھر مادہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ مادہ بلا ضرورت ہے۔ اور اگر موجود نہیں۔ تو مادہ اور پرماتما ایک ہی سٹیج پر آ گئے۔ اور پرماتما کی وحدانیت قائم نہ رہی۔

ان سوالات اور ان کے جوابات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی تعلیم کی صداقت کے اظہار کے لئے ویدک دھرم کی بنیاد پر جو حملہ کیا۔ وہ کس قدر کامیاب اور کتنا نتیجہ خیز ہے۔ اور یہ بطور مثال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ ایک ایک بات اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔

عطا کردی ہے مجھ کو ایک عمر جاوداں تو نے

از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی مجاہد تحریک جدید مقیم لیگوس

عطا کر میرے دل سے امتیاز این و آں تو نے
عطا کردی ہے مجھ کو ایک عمر جاوداں تو نے

کرم تیرا عطا کی تو نے اک آسودگی لیکن
کیا ہستی کو میری کیوں نہ مرہون فغاں تو نے

سنا ہے وادی سینا میں کچھ شعلے [illegible]
مری آنکھوں سے کیوں رکھے ہیں وہ جلوے نہاں تو نے

میسر کاش آ سکتا کہیں اک گوشۂ خلوت
مجھے کس واسطے بخشے ہیں یہ کون و مکاں تو نے

عروج کامیابی ہے یہ میری زندگانی کا
مرے محدود غم کو کر دیا ہے بیکراں تو نے

بنایا خاک کے ذروں کو صد رشک مہ تاباں
ہر اک پستی کو بخشی رفعت ہفت آسماں تو نے

نوازش ہے تری یہ اہل ایماں پر نوازش ہے
دیا فضل عمرؓ محمود سا پیر مغاں تو نے

نسیم اس تیز گامی پر سبھی کو رشک آتا ہے
رہ منزل میں چھوڑے ہیں ہزاروں کارواں تو نے

کیا آپ اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر چکے ہیں؟

ہر احمدی اپنی زندگی وقف کر سکتا ہے۔ اور ہر احمدی سے وقف زندگی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ خدمت دین کے یہ مواقع بار بار نہیں آتے۔ اس وقت فوری طور پر مولوی فاضلوں کی۔ گریجوائٹوں کی۔ انڈر گریجوائٹوں کی۔ میٹرک پاس نوجوانوں کی سلسلہ کو ضرورت ہے۔ ساری دنیا کی آبادی دو ارب ہے اس میں سے پندرہ لاکھ احمدی ہیں۔ باقی لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اس وقت دین کی فوج کی بھرتی کھل گئی ہے۔ جو اس فوج میں بھرتی ہونا چاہیے۔ وہ بہت جلد اپنے نام سے اطلاع دے۔ اب دنیا کے چاروں طرف سے مبلغین کی مانگ آنے والی ہے۔ اور مبلغین کا کام بہت وسیع ہو رہا ہے۔ اور کفر کی افواج پر اب چاروں طرف سے اسلامی افواج حملہ کرنے والی ہیں۔ ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کریگا۔

(انچارج تحریک جدید)

"قومیں اس سے برکت پائینگی"

۲۰ فروری کے جلسہ مصلح موعود میں مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے مندرجہ بالا پیشگوئی کے متعلق حسب ذیل تقریر کی۔

خدائے قدوس کا وہ الہام جو ہوشیارپور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔ اور جس کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اس کا یہ فقرہ کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی" میرے آج کے مضمون کا عنوان ہے۔

ہوشیارپور میں حضرت مسیح موعودؑ کی چلہ کشی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے خالق و مالک حی و قیوم خدا سے کوئی عقدہ کشائی چاہی۔ تو آپ کو الہام ہوا۔ "تمہاری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی" چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اوائل جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور تشریف لے گئے اور چلہ کشی کی۔ یعنی خدا تعالےٰ سے فیض پانے کے لئے عزلت نشینی اختیار فرمائی جو تقریباً ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تک رہی۔

انبیاء کی عزلت نشینی

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء وصدیقین کی عزلت نشینی بہت بڑے امور کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے۔ عظیم الشان اور دور رس نتائج اور وسیع لمبے سلسلہ ئے نتائج ممتد ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے استعانت کی خاطر عزلت نشینی فرمائی۔ جس کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے انی ذاھب الی ربی سیھدین۔ رب ھب لی من الصالحین فبشرناہ بغلام حلیم (سورہ صافات رکوع ۳) چنانچہ اس دعا اور عزلت نشینی کے نتیجہ میں حضرت اسمٰعیل آپ کو دیئے گئے۔ پھر دوسری دفعہ آپ نے عزلت نشینی فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کی۔ جس کا ذکر اس طرح آیا ہے انی مھاجر الی ربی انہ ھو العزیز الحکیم۔ اس دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ووھبنا لہ اسحاق ویعقوب کہ ہم نے اپنے بندے کی دعا کو بپایہ قبولیت پہنچایا۔ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔

ان دونوں عزلت نشینیوں کو تیسری جگہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ وادعوا ربی عسیٰ الا اکون بدعاء ربی شقیا۔ فلما اعتزلھم وما یعبدون من دون اللہ وھبنا لہ اسحاق ویعقوب وکلاً جعلنا نبیا (مریم ع ۳)

یعنی میں تم سے کچھ عرصہ تک الگ تھلگ رہونگا۔ اور تمام ان چیزوں سے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ اور میں اپنے رب کے حضور استدعا کرونگا۔ اور میں اس کے در سے ناکام نہیں لوٹونگا۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عزلت نشینی سے وہ دو عظیم الشان روحانی سلسلے ظاہر ہوئے۔ ایک اسمٰعیلی نسل جو بعد میں محمدی سلسلہ کہلایا۔ اور دوسری اسحاقی نسل جو بعد میں موسوی سلسلہ کہلایا۔ یہ دونوں حضرت ابراہیم علیہ السلام اول کی متصل ذریت تھے۔ جن سے دونوں سلسلے چلے۔ یعنی بعد میں قومیں در قومیں ہوئے اور برکتیں پاتے رہے۔

حضرت ابراہیمؑ ثانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالےٰ نے اس ہوشیارپور والی عزلت نشینی سے قبل چھ دفعہ ابراہیمؑ کے لقب سے نوازا۔ تذکرہ صفحہ ۴۹، صفحہ ۵۶، صفحہ ۷۰، ۱۰۷، صفحہ ۱۱۰ دو دفعہ۔ اور اس پیشگوئی کے بعد بھی چھ سات مرتبہ سے زیادہ آپ کو حضرت ابراہیمؑ سے مشابہت دی۔ گویا اس ابراہیمی لقب میں یہ راز تھا۔ کہ

(الف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص عظیم الشان اولاد عطا ہوگی۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی طرح بڑھے پھولے اور پھلے گی۔

(ب) اس اولاد سے حمایت اسلام کا عظیم الشان سلسلہ جاری ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

(۱) "چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اسی سے اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔"

(۲) "خدا تعالےٰ نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی۔ یہ خدا تعالےٰ کی عادت ہے۔ کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تذکرہ صک۳)

(۳) پھر فرمایا ؎

میں کبھی آدمؑ کبھی موسےٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

گویا اس ابراہیمؑ ثانی سے نہ صرف اسمٰعیلی سلسلہ اور نسل ہی برکت پائے گی اور نہ صرف اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا سلسلہ اور نسل ہی برکت پائے گی۔ بلکہ ابراہیمؑ اول کی نسل اور دونوں سلسلوں کے علاوہ دوسری قومیں بھی برکت پائیں گی:

غیر معمولی برکت کے پھیلانے کا سامان

اس غیر معمولی برکت اور انعام کے پھیلانے کا سامان خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ بھی کیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی اور پیشگوئیوں اور خوشخبریوں سے نواز اگیا۔ جو پیشگوئیاں اپنے اندر بلحاظ تعداد کثرت رکھتی ہیں۔ اور بلحاظ کیفیت علو مرتبت اور عظمت شان رکھتی ہیں۔

فرزندِ ارجمند کی پیدائش کی پیشگوئی

ان پُرشوکت پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ایک ایسے فرزند ارجمند کی پیدائش کے متعلق ہے۔ جس کے اوصاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات۔ عبارات اور تشریحات سے متحقق ہیں۔ وہ قریباً ایک سو کے قریب ہیں۔ ان میں سے ایک وصف اور شان یہ ہے۔ "قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ (تذکرہ صکا۱۴)

میں پہلے بتا آیا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو کثرت نسل کا وعدہ تھا۔ اس کی غرض حمایت اسلام تھی۔ اس پیشگوئی کے بعد اس فرزند ارجمند مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی پیدائش سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اجمالی پیشگوئی کی۔ کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ خود تشریح بایں الفاظ فرما دی۔ کہ

"اس جگہ بفضلہ تعالےٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول صک۳۴)

پس حضور تمام قوموں کے لئے برکت اور ہدایت کا موجب ہیں۔ تمام روئے زمین کی قومیں مصلح موعود کی دعوت سے وابستہ ہیں۔ پس قوموں کے لفظ سے مراد تمام روئے زمین کی قومیں ہیں۔

(۲) "برکت" کے لفظ کی خود تشریح کر دی کہ ظاہری و باطنی برکتیں مراد ہیں۔

(۳) "پائینگی" کے لفظ کی تشریح بھی بیان کر دی۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے گا۔"

قوموں کے برکت پانے کا مطلب

پس حاصل کلام یہ ہے۔ کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام قومیں خواہ کسی مذہب و ملت کی ہوں۔ دنیا کے کسی حصہ یا کونہ کی ہوں۔ شعبہ ہائے زندگی کے کسی ادنےٰ و پست حالت کی ہوں۔ یا اعلےٰ وارفع حالت کی ہوں۔ اور تمام قسم کی برکتیں خواہ روحانی ہوں یا جسمانی پھر روحانی بلحاظ علوم روحانیہ کے ہوں۔ اخلاق روحانیہ و طبعیہ کے ہوں۔ اعمال و ملکات روحانیہ کے ہوں یا جسمانی ہوں۔ تو پھر خواہ کسی نوع اور قسم کی ہوں۔ تمدنی ہوں بلحاظ اقتصادیات کے۔ تمدنی ہوں بلحاظ سیاست کے۔ تمدنی ہوں بلحاظ تجارت کے وغیر ذالک۔

وہ سب اس سے برکت پائینگی۔ اور کثرت سے پائینگی۔ وہ کثرت بلحاظ کیفیت بھی ہوگی اور کمیت بھی۔ وہ سب اسی وجود باجود مبارک ہستی سے وابستہ ہیں۔ اللھم متعنا بطول حیاتہ واحشرنا فی زمرتہ۔

قوموں کے برکت حاصل کرنے کا انتظام

حضرات! جس عظیم الشان ہستی کی پیدائش سے قبل ہی مندرجہ بالا توقعات امیدیں ہی نہیں بلکہ خدائی بشارتیں ہوں۔ اور یہ مختصر سا خاکہ ہو۔ اس عظیم الشان وجود کے اٹھان کا۔ اسکی تعلیم کے نتائج اور اس کی ذی شان زندگی کے عواقب کا بیان مجھ سے نالائق کیلئے اس تھوڑے وقت میں یقیناً مشکل ہے۔ تاہم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ نہایت ہی مختصراً عرض ہے۔ کہ آپ کے بابرکت وجود کے طفیل مندرجہ ذیل ممالک کی اقوام کے برکت حاصل کرنے کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ ۱۴ء میں آپ خلیفہ ہوئے اور اسی سال انگلستان میں یعنی مرکز اقوام و دول میں آپ نے مبلغ بھیجے۔ ۱۵ء میں مارشس اور سیلون میں بھیجے۔ اس کے بعد جنگ عظیم چھڑ جانے کی وجہ سے تبلیغی جدوجہد میں کچھ تعویق ہو گئی۔ لیکن جنگ کے اثرات زائل ہوتے ہی ۲۱ء میں آپ نے جرمنی۔ نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کی تبلیغ کا انتظام فرمایا۔ ۲۲ء میں شمالی امریکہ میں۔ ۲۴ء میں ایران و روس میں۔ ۲۵ء میں مصر سماٹرا۔ جاوا۔ بورنیو اور افغانستان میں۔ ۲۶ء میں برما میں۔ ۲۸ء میں فلسطین میں۔ ۳۴ء میں یوگنڈا۔ کینیا۔ اور ٹانگانیکا میں۔ ۳۵ء میں ملایا۔ ہانگ کانگ اور ٹوکیو میں۔ ۳۶ء میں مشرقی ترکستان۔ سورابایا۔ البانیہ۔ ہنگری۔ یوگوسلاویہ۔ سپین اور سنگاپور میں۔ ۳۷ء میں اٹلی۔ زیکوسلواکیہ اور پولینڈ میں۔

اس کے بعد پھر جنگ کی وجہ سے وفود بھیجنے کا کام رک گیا۔ اور اس عرصہ میں حضور نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ چنانچہ گزشتہ سال جونہی جنگ کے اثرات زائل ہوئے اور آمدورفت میں ابتدائی سہولتیں میسر آئیں۔ آپ نے پے در پے مبلغین کو بھیجنا شروع کر دیا۔ اس وقت مبلغین کی ایک بہت بڑی تعداد اس کام کے لئے باہر بھیجی جا چکی ہے۔ اور باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔ اللھم کن معھم حیثما کانوا واحفظھم من البلایا والامراض وایدھم بروح منک۔

مبلغین کی تیاری

ان مبلغین کے علاوہ جو جا چکے ہیں۔ یا جانیکو تیار ہیں۔ ایک خاصی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ جو تکمیل تعلیم کے بعد ممالک و دیار میں پھیل کر قوموں کی برکات حاصل کرنے کا موجب ہوگی۔ صرف مبلغین کو ہی تیار نہیں کیا۔ بلکہ ساری جماعت کو ہدایت اور عرفان کی اعلےٰ منزل تک پہنچا دیا ہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد احمدیت اور اسلام کے لئے اپنی جان مال عزت و آبرو کو قربان کرنے کو تیار ہے۔ اور سینکڑوں نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ یہ سب پروگرام قوموں کے برکت پانے کے لئے ہے۔ اور صرف اُن قوموں کے لئے جو اصطلاح مذہب میں قوم دعوت سے یاد کی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ قوم اجابت کے برکتیں حاصل کرنے کا جو انتظام ہوتا رہا ہے وہ ایک مستقل وقت چاہتا ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ ہر روز قوموں کے برکت دینے والے مصلح موعود کے فیوض سے بہرہ اندوز ہوتی ہے۔ اس کے مسیحائی نفس نے مردہ روحوں میں جان ڈال دی ہے۔ علمی اور اعتقادی لحاظ سے جماعت کو اس قدر محفوظ مقام پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ کہ دنیا کی شدید سے شدید مزاحمت بھی اسے متزلزل نہیں کر سکتی۔ اللھم زد فزد۔

مذہبی انسائیکلوپیڈیا

مذہبی انسائیکلوپیڈیا یعنی مکمل تبلیغی پاکٹ بک مصنفہ جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات۔ ترمیم اور اضافہ کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اس میں اسلام اور احمدیت کے متعلق دشمنان اسلام اور احمدیت کے ہر قسم کے مکمل و مدلل و مفصل جوابات ملاحظہ فرمایئے۔

کل تعداد صفحات مع فہرست و دیباچہ ۱۱۶۰ قیمت مجلد پانچ روپے صرف محصولڈاک ۹/

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت قادیان پنجاب۔

رضائے مولا اور انسانی جدوجہد

احمدیت ایک صداقت ہے۔ جس پر عقیدہ کی حد سے گذر کر علم الیقین پھر عین الیقین اور آخر حق الیقین کی منزل تک جب انسان پہنچ جائے تو اس کے اقوال افعال بن جاتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان "جب تک انسان باریک احتیاط کے ساتھ اعمال صالحہ بجا نہیں لاتا۔ باریک بھید اس کے دل کو عطا نہیں کئے جاتے۔" (آئینہ کمالات اسلام) کے مطابق جب انسان باریک احتیاط پر کاربند ہو جاتا ہے۔ تو اس سے ایسے اعمال سرزد ہوتے ہیں جن کو قربانیوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ایسے شخص کے واسطے اعمال صالحہ کا باریک احتیاط کے ساتھ بجا لانا ایک آسان کام ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدائی راہ ہے۔ پران کے لئے آسان کی جاتی ہے۔ جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اپنے خدا کے لئے اس میں جلینگے پھر وہ اپنے تئیں اس میں ڈال دیتے ہیں مگر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔ یہی ہے جو خدا نے فرمایا وان منکم الا واردھا کان علےٰ ربک حتماً مقضیا" (کشتی نوح)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (میری جان حضور کی سچی اتباع کرتے ہوئے اپنے مولا کی رضاء کو حاصل کر کے اس سے جاملے) فرماتے ہیں:۔

"اگر ہر شب اور ہر روز آسمان سے مجھے یہ آواز آئے کہ تیری ساری عبادت اور تیرا سارا جہاد اجر کے لحاظ سے بے ثمر ہے۔ تجھے اس کا کوئی بدلہ نہیں ملیگا اور تو ہماری طرف سے کوئی انعام حاصل نہیں کریگا تو خدا کی قسم میری عبادت اور میرے سعیٔ جہاد میں ذرا فرق نہ آوے اور میں اپنے کام میں اسی طرح سے لگا رہوں جس طرح کہ اب ہوں کیونکہ میرا اجر انعام و اکرام میں نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کا عشق خود اپنی ذات میں میرا اجر ہے"۔ (بدر)

حضور اقدسؑ کا مختلف شہروں میں جا کر گالیاں اور پتھر کھا کر مُردوں کو جلانے۔ مرے ہوئے انسانوں کو اٹھانے۔ اور بندگان خدا سے غرور اور نخوت چھڑا کر بھائی بھائی بنانے اور بے شمار کتب و رسائل جن میں تمام دنیا کو قادیان کی بستی میں رہ کر زندہ خدا کے زندہ نشان دیکھ کر ایمان تازہ کرنے اور اس جہاد کو اس وقت تک کے پیدا کرنے والے کی خوشنودی حاصل کر کے اس کے بلانے پر لبیک کہہ رہے ہیں" پیغام صلح لکھنے اخبارات میں مضامین میں ہمارے واسطے ایک زبردست سبق ہے۔ جس کا عمل کی صورت میں یاد رکھنا نہ صرف اس واسطے ضروری ہے۔ کہ ہم دعوے محبت میں سچے ثابت ہوں بلکہ اس واسطے بھی کہ اپنی خواہشات پر موت وارد کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ تا وہ زندگی ملے جو ہماری خلقت کی غرض ہے اور وہ بغیر اپنی خواہشات پر موت وارد کرنے کے مل ہی نہیں سکتی جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

"تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضاء جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی مرضی کے چھوڑنے میں۔ یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے۔ مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے"۔

(براہین احمدیہ پنجم)

جس طرح ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا بارش کی خبر لاتی ہے۔ اسی طرح ایسے لوگوں کی بعثت سے قبل مذہب کی طرف مائل ہونے اور غرباء کی ہمدردی اور مدد کے واسطے ایک رو چل پڑتی ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کی اشاعت سے قبل مذہبی رنگ میں برہمو سماج۔ ہمہ اوست۔ پرارتھنا سماج۔ راما کرشنا مشن وغیرہ تحریکیں اور ہمدردی خلائق کی آڑ لیکر سوشلزم۔ کمیونزم۔ اور مختلف سبھاؤں اور انجمنوں نے سر نکالا مگر براہین احمدیہ کا شائع ہونا تھا کہ ان پر ایک موت وارد ہو گئی اور عملی طور پر اب سب جسم بے جان ہیں۔

پیارے بھائیو! آؤ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد:۔

"کہنا" ایک جانور ہوتا ہے جس سے بدبو آتی ہے۔ اور "کرنا" ایک پھول ہوتا ہے جس سے خوشبو آتی ہے"

غیر احمدی علماء سے چند دریافت طلب امور

اے طالبان صداقت! خدا آپ کو حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ جانتے ہیں کہ پچاس برس سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ جب سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی طرف سے مسیح موعود مہدی اور مجدد ہونے کا دعوےٰ کیا۔ بہت ہیں جنہوں نے آپ کے دعوےٰ پر غور کیا۔ اور ان پر سچائی کھل گئی۔ اور وہ آپ کی جماعت میں شامل ہو کر خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔ مگر آپ ابھی تک اس سلسلہ سے علیحدہ ہیں۔ آخر خدا کے حکم سے کب تک لاپرواہی برتی جائے گی۔ اور اس کے مامور سے کب تک مونہہ موڑے رکھو گے؟ ایک مسلمان اور مومن کا کام تو یہ ہے۔ کہ جب اس کے کان میں خدا کے نام سے کوئی آواز پڑے۔ تو وہ فوراً اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اور اسے قبول کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ پھر آپ کیوں اب تک خاموش بیٹھے ہیں۔ اگر آپ دلائل دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو کتنے ہی دلائل ہیں جو حضرت مرزا صاحب کے دعووں کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر آپ اپنے علماء سے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مانگیں گے تو ان مسائل میں جن میں جماعت احمدیہ کے ساتھ علماء کا اختلاف ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ پر حقیقت کھل جائیگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ تعصب اور جنبہ داری سے بالکل آزاد ہو کر ان پر غور کریں۔ اور مولوی صاحبان جو جواب دیں۔ ان کو اچھی طرح پرکھ کر دیکھ لیں کہ وہ کہاں تک درست ہیں۔

وفاتِ مسیحؑ

سب سے پہلا مسئلہ جس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ دوسرے علماء کا اختلاف ہے۔ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ہے۔ مولویوں کا یہ کہنا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت محمدیہ کے بگڑ جانے پر جس مسیح موعود کی خبر دی تھی۔ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے پوری ہو گی۔ مگر جماعت احمدیہ یہ اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ قرآن مجید کے رُو سے حضرت مسیح علیہ السلام دیگر نبیوں کی طرح فوت ہو گئے ہیں۔ اور مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہی پیدا ہونا تھا۔ جس کے سپرد اصلاح امت کا کام ہونا تھا۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کے وجود میں یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ہم یہاں ان تمام علمی دلائل کو چھوڑ کر جو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کر رہے ہیں۔ صرف چند موٹے موٹے امور کو لیتے ہیں۔ اور انہیں سوالات کے رنگ میں پیش کرتے ہیں آپ ان پر غور فرمائیں۔ اور ان کے جواب علماء کرام سے دریافت فرمائیں۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کو حضرت مسیح کی پیدائش کی خوشخبری دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل۔ یعنی وہ رسول ہونگے بنی اسرائیل کی طرف (سورۃ آل عمران ع ۵) اب اگر جیسا کہ مولوی صاحبان کا عقیدہ ہے۔ یہ مانا جائے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام آخری زمانہ میں مسلمانوں اور دیگر ساری دنیا کی اصلاح کے لئے مسیح موعود بنکر آئیں گے۔ تو کیا اس وقت یہ آیت نعوذ باللہ منسوخ ہو جائیگی۔ کیونکہ اس میں تو صرف بنی اسرائیل کی طرف ان کے رسول بنا کر بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی یہی کہتے رہے۔ کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی ۱۵/۲۴) پس وہ ساری دنیا کے رسول کیونکر ہونگے؟ اگر ہونگے۔ تو اس آیت کو مولوی صاحبان اس وقت کیسے پڑھیں گے۔

(۲) حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی خصوصیتیں دی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں۔ ان میں سے حضور نے ایک یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ میں تمام جہان کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھ سے پہلے سب رسول خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔

اب اگر یہ عقیدہ رکھا جائے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی مسیح موعود ہو کر آئینگے تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ساری دنیا کے لئے مبعوث ہو کر آئینگے۔ کیا یہ عقیدہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خصوصیت کو نہیں توڑیگا؟

(۳) معراج کی رات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرت یحییٰؑ کے ساتھ دوسرے آسمان پر دیکھا۔ اور یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ حضرت یحییٰؑ فوت شدہ ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل ہیں۔ اب اگر حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔ تو حضرت یحییٰؑ کے ساتھ جنت میں کیسے داخل ہو گئے؟ پھر ان کا وہاں سے ایک وقت کے لئے نکالا جانا قرآن شریف کے اس وعدہ کے خلاف تو نہ ہوگا۔ کہ مَا ھُمْ مِنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ۔ یعنی جنتی جنت سے نکالے نہیں جائینگے۔ کیا یہ آیت بھی اس وقت منسوخ ہو جائے گی۔ پس یا قرآن شریف کی آیتوں کو منسوخ مانو اور یا حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی اور ان کے دوبارہ آنے کے عقیدہ کو چھوڑو۔

(۴) حدیث شریف میں آتا ہے کہ دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن) اب مولویوں کے عقیدہ کے رو سے اس سب سے بڑے فتنہ کو دور کرنے کے لئے تمام نبیوں میں سے صرف مسیح علیہ السلام کو زندہ رکھنا کیا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی روحانی طاقت تمام نبیوں کی روحانی طاقت سے بڑھی ہوئی ہے۔ اور وہی سب سے افضل رسول ہیں۔ حتیٰ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی نعوذ باللہ روحانی طاقت میں بڑھ کر ہیں۔ کیونکہ جتنا بڑا فتنہ ہوتا ہے۔ اسے فرد کرنے کے لئے اتنا ہی بڑا آدمی بھیجا جاتا ہے۔ اگر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی اتنی روحانی طاقت ہوتی۔ تو ضرور حضور علیہ السلام کو زندہ رکھا جاتا۔ اور اس فتنے کو فرو کرنے کے لئے آپ کو بھیجا جاتا۔

(۵) حدیث شریف میں آتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت کے لوگ آخری زمانہ میں یہود کے مشابہ ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ باب کتاب العلم) کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ مقام غیرت نہیں۔ کہ امت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بگڑے مگر اس کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ایک رسول دوبارہ دنیا میں بلایا جائے کیا یہ عقیدہ قرآن مجید کی آیت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے صریح خلاف نہیں۔ کیونکہ آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے امت محمدیہ کے لوگو تم تمام امتوں سے بہتر امت ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ سورۃ آل عمران ع ۱۱

کیا امت محمدیہ پر یہ ایک خطرناک دھبہ نہیں۔ کہ وہ امت جس کا کام تمام دنیا کی اصلاح کرنا تھا۔ اور خدا نے اس کو اسی لئے پیدا کیا تھا۔ اس کے تمام افراد ایسے نالائق نکلیں۔ کہ ایک بھی قابل نہ رہے۔ کیا خدا کو بھی نعوذ باللہ علم نہ تھا۔ کہ ایک وقت اس امت پر ایسا آئے گا۔ کہ ان میں کوئی ایک بھی قابل نہ رہے گا۔ اگر علم تھا تو اس نے یہ کیوں فرمایا کہ اے مسلمانوں تم لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس یا تو خدا کا علم نعوذ باللہ ناقص ماننا پڑے گا۔ اور یا اس عقیدہ کا غلط ہونا۔ ان میں سے جو راہ چاہو اختیار کرو۔

(۶) قرآن شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ اور ہمارے مخالف مولوی صاحبان خاتم النبیین کے یہ معنے بیان کرتے ہیں۔ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اب اگر آخری زمانہ میں بنی اسرائیل کے رسول حضرت مسیحؑ تشریف لائیں گے۔ تو کیا خاتم النبیین حضرت عیسےٰ ہونگے یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت مسیح آئینگے۔ مگر حضرت مسیحؑ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ نیا اور نہ پرانا پس اس عقیدہ کی رو سے اصل خاتم النبیین حضرت مسیحؑ ہوں گے۔ یا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۷) یہ بات بالکل صاف ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ معبودان باطلہ میں سے ہیں۔ اور تمام معبودان باطلہ کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

امواتٌ غیر احیاءٍ وما یشعرون ایان یبعثون۔ یعنی وہ مردہ ہیں ہرگز زندہ نہیں۔ اور ان کو تو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ وہ کب اٹھائے جائینگے۔ اب یا تو حضرت مسیح کو اس آیت کے مطابق فوت شدہ تسلیم کرو۔ ورنہ ماننا پڑے گا۔ وہ خدا ہیں یا فرشتوں میں سے ہیں۔ اگر بشر ہیں۔ تو ان کو زندہ ماننے سے قرآن شریف کی یہ آیت نعوذ باللہ باطل ٹھیرتی ہے۔

(۸) حضرت مسیح کو زندہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ وہی آدمی کسی چیز کو سنبھال کر رکھتا ہے۔ جسکو یہ خوف ہو۔ کہ اگر میرے ہاتھ سے یہ چیز نکل گئی۔ تو شاید پھر میسر نہ آسکے۔ امراء کبھی باسی کھانا اٹھا کر دوسرے وقت کے لئے نہیں رکھ چھوڑتے۔ کیونکہ ان کو دوسرے وقت تازہ کھانا ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ یہ کام صرف غرباء ہی کیا کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح کو زندہ رکھنا ثابت کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے ایک دفعہ حضرت مسیح جیسا آدمی بن گیا ہے۔ اب اس کو نعوذ باللہ ڈر ہے۔ کہ اگر میں اسکو ماردوں تو شاید اس جیسا انسان پھر مجھ سے پیدا نہ ہوسکے۔ اس لئے اس کو زندہ رکھوں۔ ورنہ جس کی قدرت وسیع ہے۔ جو ایک چھوڑ بے شمار حضرت مسیح جیسے انسان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کو کیا ضرورت پڑی۔ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو تو فوت کرکے دنیا سے اٹھالے۔ اور حضرت مسیح کے ساتھ سب سے انوکھا معاملہ کرے۔ کہ ان کو زندہ اٹھالے۔

ختم نبوّت

جماعت احمدیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ مگر خاتم النبیین کے جو معنے عام طور پر علماء نے مشہور کر رکھے ہیں۔ ان سے ہمیں اختلاف ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی جو نیا دین نیا کلمہ اور نئی کتاب اور نئی شریعت لانے والا ہو۔ نہیں آسکتا۔ اور نہ ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا متبع نہ ہو۔ ہاں آنحضور علیہ السلام کے کامل نبی اور قرآنمجید کے کامل کتاب ہونے کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ان دونوں کی پیروی سے نبوت ظلی کا مقام حاصل ہو۔ نبوت ظلی سے مراد وہ نبوت ہے۔ جو بغیر نئی شریعت اور نئے کلمے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل پیروی سے حاصل ہو۔ اور یہی وہ نبوت ہے۔ جس کا دعویٰ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے کیا اور قرآنمجید کے رو سے ایسی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جاری ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰٓئک مع الذین انعم اللّٰہ من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین وحسن اولٰٓئک رفیقا۔ اور جو اطاعت کرے گا اللہ اور رسول کی تو ایسے لوگ ان لوگوں میں سے ہوں گے۔ جن پر انعام کیا اللہ نے۔ یعنی نبی صدیق شہید اور صالح اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق کے لحاظ سے۔

ہمارے مخالف علماء یہ کہتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع سے صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحین کا درجہ تو مل سکتا ہے۔ مگر نبوت کا نہیں مل سکتا۔ حالانکہ یہاں چاروں گروہوں کا ذکر ہے۔

صداقت حضرت مرزا صاحب

حضرت مرزا صاحب کی صداقت معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر غور فرمائیں۔

(۱) حدیث میں آتا ہے۔ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص بھیجتا رہے گا۔ جس کا کام دین کی تجدید ہوگا۔

اب اس تیرھویں صدی سے ۶۳ سال گذر گئے۔ مگر ابھی تک سوائے مرزا صاحب کے کسی نے خدا کی طرف سے مبعوث ہو کر مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ علماء مجدد نہیں سمجھے جاسکتے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ صرف صدی کے سر پر علماء ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ خلاف واقعہ ہے۔ علماء تو ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ پس یا تو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو سچا مانو۔ اور یا نبی کریمؐ کی اس پیشگوئی کو نعوذ باللہ جھوٹا قرار دو۔ لیکن سعادت اسی میں ہے۔ کہ شق اول کو اختیار کرکے اللہ تعالےٰ اسکے انعامات کے وارث بنو۔

(۲) حدیث میں آتا ہے۔ الاٰیات بعد المأتین۔ جس کے معنی پہلے بزرگ یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ ہجرت کی بارھویں صدی کے بعد مہدی کے ظہور کے علامات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ (دیکھو مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۷۱ حاشیہ۔ اب اس مدت کے گذرنے پر کسی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا؟ کیا حضرت مرزا صاحب کے سوا کسی کو پیش کرسکتے ہو۔ پس حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو نعوذ باللہ جھوٹا ماننے سے اس پیشگوئی کو بھی جھوٹا ماننا پڑے گا۔

(۳) حدیث میں آتا ہے۔ کہ مہدی کے دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ اور یہ ایسا نشان ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی ہے۔ کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ (حدیث دارقطنی صفحہ ۱۸۸) اگر آپ کے خیال کے مطابق حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب تھے۔ تو آپ کے دعوے کے بعد یہ نشان کیوں ظہور میں آیا؟ کیا نعوذ باللہ خدا کو بھی غلطی لگ سکتی ہے؟

(۴) اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ اس وقت دنیا چاروں طرف سے عذابوں میں گھری ہوئی ہے۔ اور قرآن شریف فرماتا ہے۔ ماکنا معذبین حتٰی نبعث رسولاً۔ ترجمہ:۔ ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے۔ جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ (بنی اسرائیل ع ۲) پس حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے بعد ان عذابوں کا آنا صاف بتاتا ہے۔ کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ ورنہ قرآن شریف کے اس صریح ارشاد کو نعوذ باللہ غلط ماننا پڑیگا۔ کسی گذشتہ رسول کی صداقت ثابت کرنے کے لئے یہ عذاب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ اس طرح تو ہر رسول کے وقت ان کے منکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ عذاب گذشتہ رسول کی خاطر ہے۔ پس کسی مدعی کے موجود ہوتے ہوئے عذابوں کو گذشتہ رسول کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ ورنہ قرآن شریف کا یہ کہنا ہی نعوذ باللہ بے معنی ماننا پڑے گا۔

(۵) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔

ترجمہ:۔ اگر یہ رسول کوئی بات ہماری طرف منسوب کرکے کہتا۔ جو ہم نے اس کو نہ کہی ہوتی۔ تو ہم اسکو پکڑ لیتے۔ اور اسکو ہلاک کردیتے (الحاقہ ع ۲) اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل پیش کی ہے۔ کہ اگر آپ جھوٹے ہوتے۔ تو قتل کردیئے جاتے۔ اور یہ سب جانتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعویٰ الہام کے ۲۳ سال بعد عمر پائی ہے۔ اس لئے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اگر کسی مدعی الہام کو ۲۳ برس کی عمر مل جائے۔ تو وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اب حضرت مرزا صاحب کو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ نے دعویٰ الہام کے بعد ۲۳ برس سے زیادہ عمر پائی ہے۔ اس لئے اگر حضرت مرزا صاحب کو نعوذ باللہ جھوٹا مانا جائے۔ تو قرآن شریف کی اس دلیل کو جھوٹا ماننا پڑیگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت میں بھی شک پڑ جائیگا۔ نعوذ باللہ من ذالک (راقم علی محمد اجمیری)

یوم مصلح موعود کی پُرمسرّت تقریب پر خواتین کا اجتماع

۲۰ر فروری کو یوم مصلح موعود کی پرمسرت تقریب کے موقع پر قادیان کی مستورات کا نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارت میں عظیم الشان اجتماع ہوا۔ اجتماع کا پروگرام چار حصوں پر مشتمل تھا۔ اوّل تقاریر۔ دوئم ورزشی کھیلیں۔ جس میں نصرت گرلز ہائی سکول کی معلمات ومتعلمات واولڈ گرلز نے حصہ لیا۔ سوئم صنعتی نمائش۔ جس میں چھوٹی بچیوں کے دستی کام کے لئے بڑی طالبات کی سلائی۔ مثلاً مختلف قسم کے کشیدہ جات۔ تلے کے کام موتیوں کے کام۔ تارکشی۔ سلمہ کا کام اور مشینی کام کے نہایت اعلیٰ نمونے رکھے گئے تھے۔ چہارم بازار جس میں ہوٹل۔ ٹی سٹال۔ فروٹ شاپ اور سویٹ شاپ۔ کنفکشنری۔ بک سٹال وغیرہ شامل تھیں۔ ان کے نام حضرت مصلح موعود کے مختلف الہامی ناموں پر رکھے گئے تھے۔ یہ خوشی سے معمور اجتماع جس میں تعلیم وتربیت اکل وشرب اور کھیل وغیرہ سب کچھ شامل تھا۔ صبح ۹ بجے سے شروع ہو کر شام کے چھ بجے تک جاری رہا۔ اور درمیان میں دکانیں وغیرہ بند کرکے ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اور آخر میں اسلام کی ترقی اور حضرت المصلح الموعود کی درازی عمر کے لئے

خدا کی بات پھر پوری ہوئی

ابے سینیا کے سات عرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں

عالم الغیب خدا سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنوں اور غیروں کو اطلاع دی کہ "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔" (الوصیت ص۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلام کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذریّت میں سے ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعت کی راہنمائی کے لئے قائم فرمایا ہے اور آپ کو قرب اور وحی سے مخصوص کیا۔ آپ کی بیسیوں پیشگوئیاں آپ سے بالمشافہ ہمارے کانوں نے سنیں۔ اور ہماری آنکھوں نے انہیں بین طور پر پورے ہوتے دیکھا۔

اس کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۵ء کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بلاد عرب میں احمدیت کی ترقی کے راستے کھلنے کے متعلق اپنا ایک رؤیا سنایا تھا۔ ہمارے کانوں میں ابھی اس خطبہ کے الفاظ گونج رہے ہیں۔ اس رؤیا پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ ایک نئے عربی علاقہ سے یہ خبر آ گئی ہے کہ وہاں چھ عربوں نے بیعت کی ہے۔ اور تبلیغ احمدیت کا رستہ کھل گیا ہے۔ اور آئندہ مزید ترقی کے آثار ہیں۔

رؤیا

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۳ نومبر کے خطبہ جمعہ میں جو ۱۷ دسمبر کے "الفضل" میں شائع ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنا یہ رؤیا بیان فرمایا:۔

"دیکھا کہ میں عربی بلاد میں ہوں۔ اور ایک موٹر میں سوار ہوں۔ ساتھ ہی ایک اور موٹر بھی ہے۔ جو غالباً میاں شریف احمد صاحب کی ہے۔ پہاڑی علاقہ ہے۔ اور اس میں کچھ ٹیلے سے ہیں۔ جیسے پہلگام کشمیر یا پالم پور میں ہوتے ہیں۔ ایک جگہ جا کر دوسری موٹر جو میں سمجھتا ہوں میاں شریف احمد صاحب کی ہے کسی اور طرف چلی گئی ہے۔ اور میری موٹر اور طرف۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری موٹر ڈاک بنگلے کی طرف جا رہی ہے بنگلہ کے پاس جب میں موٹر سے اترا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ بہت سے عرب جن میں کچھ سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور کچھ سفید رنگ کے میرے پاس آئے ہیں۔ میں اسوقت اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرف جانا چاہتا ہوں۔ لیکن ان عربوں کے آ جانے کی وجہ سے ٹھہر گیا ہوں۔ انہوں نے آتے ہی کہا۔ السلام علیکم یا سیدی میں ان سے پوچھتا ہوں من این جئتم کہ آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ جئنا من بلاد العرب وذھبنا الی قادیان وعلمنا انک سافرت فاتبعناک حتی علمنا انک جئت الی ھذا المقام یعنی ہم قادیان گئے اور ہمیں معلوم ہوا کہ آپ یہاں ہیں۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ لای مقصد جئتم کس غرض سے آپ تشریف لائے ہیں۔ تو ان میں سے لیڈر نے جواب دیا۔ کہ جئنا لنستشیرک فی الامور الاقتصادیۃ والتعلیمیۃ اور غالباً سیاسی اور ایک اور لفظ بھی کہا اس پر میں ڈاک بنگلہ کی طرف مڑا اور ان سے کہا۔ کہ اس مکان میں آ جائیے۔ وہاں مشورہ کریں گے۔ جب میں کمرہ میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کہ میز پر کھانا چنا ہوا ہے اور کرسیاں لگی ہیں۔ اور میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی انگریز مسافر ہوں ان کے لئے یہ انتظام ہو۔ اور میں آگے دوسرے کمرہ کی طرف بڑھا۔ وہاں فرش پر کچھ پھل اور مٹھائیاں رکھی ہیں۔ اور اردگرد اسی طرح بیٹھنے کی جگہ ہے جیسے کہ عرب گھروں میں ہوتی ہے۔ میں نے ان کو وہاں بیٹھنے کو کہا۔ اور دل میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتظام ہمارے لئے ہے۔ ان لوگوں نے وہاں بیٹھ کر پھلوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔"

رؤیا کی تشریح

اس خواب میں حسب ذیل امور واضح ہیں

(۱) حضور ایک عربی علاقہ میں ہیں (۲) وہ پہاڑی علاقہ ہے۔ (۳) کچھ عرب آپ کو ملے ہیں جن میں سے بعض سانولے رنگ کے اور بعض سفید رنگ کے ہیں۔ (۴) ایک سرکاری عمارت میں ان عربوں کو کچھ پھل پیش کئے گئے ہیں۔ الغرض اس خواب کی یہ تعبیر تھی۔ کہ ایک ایسے عربی علاقے میں جو پہاڑی قسم کا علاقہ ہوگا۔ احمدیت کی تبلیغ شروع ہوگی۔ اور احمدیت وہاں پھیلے گی۔ شروع میں ایسے عرب جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ جن میں سے کچھ سفید رنگ کے ہوں گے اور کچھ سانولے رنگ کے۔ اور ان کو جو روحانی غذا پیش کی جائے گی۔ وہ کسی سرکاری جگہ سے پیش کی جائے گی

رؤیا کس طرح پورا ہوا

اس خواب کے شائع ہونے کے تیرہ دن بعد کا لکھا ہوا خط ایک مخلص احمدی دوست عنایت اللہ صاحب کا جو کہ ملٹری میں ملازم ہیں۔ اور سمالی لینڈ میں ہیں دفتر تبلیغ بیرون ہند تحریک جدید میں پہنچا ہے۔ اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دسمبر کے آخری دنوں میں ان کے ذریعہ چھ عرب دوستوں نے بیعت کی ہے۔ جن میں سے دو کے رنگ سفید اور خالص سفید ہیں۔ اور چار عربوں کی مائیں سمالی لینڈ کی ہیں اور باپ عربی (یمنی) ہیں۔ اور چونکہ ان میں حبشی خون ملا ہوا ہے۔ اس لئے ان مذکورہ چار دوستوں کے رنگ سانولے ہیں یہ سب لوگ عربی زبان بولتے سمجھتے لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ سب ابے سینیا میں پیدا ہوئے۔ اور اس وقت ابے سینیا کے ایک شہر (Giggiga) میں مقیم ہیں۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ اب خدا کے فضل سے ابے سینیا میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور یہ لوگ تڑپ رکھتے ہیں کہ ان کو پیغام حق پہنچایا جائے۔

اس تفصیل کو پڑھنے سے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواب کو سامنے رکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضور کا رؤیا بالکل پورا ہو چکا ہے کیونکہ رؤیا کی تعبیر یہ تھی۔ کہ جلد ہی کسی ایسے عربی علاقے میں احمدیت کی تبلیغ کا راستہ کھل جائے گا۔ جو پہاڑی علاقہ ہوگا اور ابتدا میں ایسے عرب جماعت احمدیہ میں داخل ہونگے۔ جن میں سے کچھ سفید کچھ سانولے رنگ کے ہونگے۔ اور ان کو روحانی غذا پیش کی جائیگی۔ وہ کسی سرکاری جگہ سے پیش کی جائیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ابے سینیا جو عربی علاقہ ہے۔ اور پہاڑی قسم کا علاقہ ہے۔ وہاں پر احمدیت کی تبلیغ کی ابتدا ہو گئی۔ اور چھ عرب ایمان لائے۔ جن میں سے دو سفید رنگ کے اور چار سانولے رنگ کے ہیں۔ پھر ان کو روحانی دعوت ایک ایسے سرکاری شخص سے دی گئی۔ جو ملٹری میں ملازم ہے۔

الغرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رؤیا لفظ بلفظ پورا ہوا وہ لوگ جو خوابوں کو دماغ کی اختراع قرار دیتے ہیں۔ وہ اس پر غور کریں۔ کہ کوئی دماغ اس قسم کی جزئیات میں نہیں جا سکتا۔ کہ جو احمدی ہوں گے۔ وہ بعض سفید رنگ کے ہونگے۔ اور بعض سانولے رنگ کے۔ اور پھر جس طرح خواب میں دیکھا ہو۔ ویسے پورا بھی ہو جائے۔ پس یہ ایسی ہی خبر تھی۔ جو عالم الغیب خدا نے بتائی۔ اور وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور ہم احمدیوں کے لئے ایمانی زیادتی کا موجب ہے۔ اور اس طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور ان قربانیوں کو کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جن کو ان کا خدا طلب کرتا ہے بالآخر خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے۔ کہ تیرے منشاء کے مطابق ہم کام کر سکیں۔ اور ہم میں سے ہر بچہ اور ہر جوان اور ہر بوڑھا اور ہر مرد اور ہر عورت تیری رضاء کو چاہنے کے لئے آگے بڑھنے والا اور اسکو پانے والا ہو (آمین)

خاکسار۔ نور الحق واقف زندگی

تبلیغ کے متعلق ضروری تجاویز جلد ارسال کریں

جن احباب جماعت کے ذہن میں ایسی تجاویز ہوں۔ جو تبلیغ احمدیت کے لئے مفید اور مؤثر ہو سکتی ہیں۔ اور جن کو عمل میں لانے سے احمدیت کی اشاعت میں نمایاں کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہ براہ مہربانی جلد سے جلد مفصل طور پر تحریر کر کے ارسال فرمائیں تا کہ ان میں سے جنہیں مجلس مشاورت میں مشورہ کرنے کی ضرورت سمجھے ان پر مشورہ کیا جا سکے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

احرار کی ناکامی و نامرادی کا عبرتناک نقشہ!

جب سے جماعت احمدیہ کے مقابلہ سے احرار کے قدم اُکھڑے ہیں۔ وہ ناکامی پر ناکامی کا شکار ہو رہے ہیں۔ حال کے الیکشن میں احرار نے بڑے طمطراق سے نہ صرف کئی حلقوں سے اپنے آدمی کھڑے کئے۔ بلکہ بعض حلقوں میں دوسری پارٹیوں کے ممبروں کی بھی پُرزور حمایت کرتے رہے۔ جیسا کہ بٹالہ کے حلقہ میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب کے مقابلہ میں میاں بدر محی الدین صاحب یونینسٹ کی حمایت میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ مگر جدھر بھی انہوں نے رُخ کیا۔ ناکامی نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ ان حالات میں مسلمان اخبارات احرار کے متعلق جو رائے زنی کر رہے ہیں۔ اس سے احرار کی ناکامی و نامرادی کا عبرتناک نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اخبار زمیندار ۲۱ فروری لکھتا ہے

"حر بمعنی آزاد عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جمع احرار ہے۔ چنانچہ دس پندرہ سال ہوئے اسی لفظ احرار کے نام سے پنجاب میں ایک جماعت قائم ہوئی تھی۔ اس کا صدر مقام لاہور رہا ہے۔ شروع شروع میں یہ فعال جماعت تھی۔ اور تحریک کشمیر میں اس کا بول بالا ہوا تھا۔ تحریک کشمیر ختم ہوئی تو اس کی عملی سرگرمیاں بھی ختم ہو گئیں مگر دفتر باقاعدہ رہا۔ اور احکام برابر جاری ہوتے رہے۔ لیکن نصب العین کوئی نہ تھا اور نہ کوئی لائحہ عمل اس لئے جملہ احکام ہوائی توپیں ثابت ہوئیں۔

آج کل جماعت کے روح رواں مولانا مظہر علی اظہر ہیں۔ ان سے بھی نصب العین پوچھیو تو کوئی نہیں۔ لائحہ عمل پوچھیو تو کوئی نہیں۔ صرف لکیر کے فقیر ہیں۔ اور لفظ احرار کی مالا جپ رہے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ کانگرسی ہو۔ تو کہتے ہیں۔ کہ کانگرسی کیا ہیں ان کے کرتا دھرتا دہاتما گاندھی یہی غنیمت سمجھتے ہیں۔ کہ زیر سایہ برطانیہ کم از کم نیول اتھارٹی ہی مل جائیگی۔ مگر ہم مکمل آزادی چاہتے ہیں۔ کوئی پوچھے لیگی ہو تو کہتے ہیں نہیں یہ پاکستان کیا چیز ہے۔ ہم تو سارے ہندوستان پر حکومت الٰہیہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی سرپھرا کہہ دے۔ کہ کچھ کر کے بھی دکھلیئے تو فرماتے ہیں۔ کہ ہندو قوم ساری کانگرس کے ساتھ ہے۔ اور مسلمان قوم تمام کی تمام لیگ سے جا ملی ہے۔ ہم کریں تو کیا کریں۔

مولوی عطاء اللہ صاحب اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو مخاطب کر کے لکھا ہے

"آپ حضرات جماعت احرار کا جائزہ لیں۔ اور اس کی خود فریبی پر غور فرمائیں موجودہ الیکشن میں احرار کا ایک نمائندہ بھی مرکزی اسمبلی میں نہیں گیا۔ صوبائی اسمبلیوں میں بھی نمائندہ کوئی جانے پایا کیوں ہے؟ یہ صرف احرار کی خود فریبی کا صدقہ ہے"۔

معزز معاصر انقلاب ۲۳ فروری نے حسب ذیل شذرہ لکھا ہے:۔

"احرار اور خاکسار دونوں جماعتیں مدت دراز سے منقار زیر پر تھیں۔ نہ ان کی تنظیمات سلامت رہی تھیں۔ نہ اُن کے پاس کوئی سرمایہ تھا۔ نہ اُن کے لیڈروں کے پاس آئندہ کے لئے کوئی پروگرام تھا دفعۃً انتخاب کا موقعہ آگیا۔ انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا۔ اور مسلم لیگ اور اس کے نصب العین اور اس کے رہنماؤں کے خلاف بدزبانی اور غلط بیانی کی ایک اشتعال انگیز مہم شروع کر دی۔ اور پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں بیس بیس پچیس پچیس امیدوار بھی کھڑے کر دیئے۔ ہمیں پہلے ہی دن سے معلوم تھا۔ کہ یہ سب اُن دشمنان اسلام کی دولت کے کرشمے ہیں۔ جو ان مردود و نامقبول جماعتوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں مسلمانوں کا کوئی طبقہ بھی احرار اور خاکسار جماعتوں کے ساتھ نہیں ہے۔ چنانچہ اسمبلی کے انتخابات میں نہ صرف ان جماعتوں کا کوئی نامزد کردہ امیدوار کامیاب نہیں ہو سکا۔ بلکہ اکثر کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔ اور احرار کے سابق ایم ایل۔ اے بھی ختم ہو گئے۔ مولانا مظہر علی اظہر کی کامیابی کی کوئی توقع نہیں۔ اور چودھری عبدالرحمٰن (راہوں) جو ہمیشہ اپنے حلقے سے بلا مقابلہ منتخب ہو کر آیا کرتے تھے۔ مسلم لیگی امیدوار کے مقابلہ میں بُری طرح ناکام رہے ہیں۔ گویا نئی اسمبلی میں احراری ایک بھی نہ ہو گا۔ اور خاکسار تو یونہی تکلف کر رہے تھے۔ ورنہ سیاسی دنیا میں ان کو کون جانتا تھا۔

کیا احرار اور خاکسار جماعتوں کو اب بھی یقین نہیں آیا۔ کہ مسلمانانِ پنجاب مسلم لیگ اور پاکستان کے حامی ہیں۔ اور مخالف جماعتوں کو صوبے کے کسی گوشے میں بھی کامیابی کا موقع دینے کے روادار نہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہو گا۔ کہ یہ جماعتیں اپنے رویے پر نظر ثانی کریں۔ اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو کر قومی نصب العین کی تقویت کا باعث بنیں"؟

خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کا ذریعہ

فرمایا: "وہ لوگ جنہیں گذشتہ سالوں میں اس تحریک میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ مگر اب ان کی مالی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کو اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق تو تھی۔ مگر بوجہ کمزوری ایمان یا صحبت بد کی وجہ سے انہیں اس میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ ان کے لئے بھی یہ موقع ہے۔ کہ آج وہ بھی اپنے میلے کپڑے دھو لیں۔ اور خدا تعالیٰ کی اس صاف ستھری جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جس صاف ستھری جماعت میں شامل ہوئے بغیر وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھ نہیں سکتے"۔

یہی ہے تحریک جدید کے جہاد کا دفتر دوم جس میں شامل ہونے کے لئے کم سے کم یہ شرط ہے کہ ہر احمدی اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف ادا کر کے اس جہاد میں شامل ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق بخشے۔ تو ½ سے زیادہ مثلاً ¾ یا پوری ایک ماہ کی آمد بھی دے سکتا ہے۔ مگر ایک ماہ کی آمد کا نصف دینا تو کم سے کم شرح دفتر دوم کے سال دوم کے لئے ہے ہی۔ پس آپ نے اگر کسی وجہ سے اب تک تحریک جدید کے اس جہاد میں حصہ نہیں لیا۔ تو اب اپنی ایک ماہ کی آمد کا کم از کم نصف حصہ دیکر شامل ہوں۔

جو دوست تحریک جدید میں شروع سے شامل چلے آ رہے ہیں۔ اور نہ صرف دس سال کا چندہ دے چکے ہیں۔ بلکہ گیارھویں سال کا بھی وعدہ ادا کر چکے ہیں۔ یا ادا کرنے والے ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ وہ بارھویں سال کا وعدہ گیارھویں سال کے وعدہ سے نمایاں اضافہ کے ساتھ اس نوٹ کے پڑھتے ہی ارسال فرمائیں۔ تحریک جدید کی یہ پانچ ہزاری فوج وہ فوج ہے جو دفتر اول کی فوج کہلاتی ہے۔ جس کے اب بارھویں سال کے وعدوں کا وقت ہے۔ پس اگر آپ نے بارھویں سال کا وعدہ نہیں لکھوایا۔ تو فوری توجہ کر کے وعدہ جلد بھیجدیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

برکت علی خان (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ویدوں میں انسانی گوشت کھانے کا ذکر

ویدوں کے مشہور سکالر ودوان پنڈت دامودر ساتولیکر جی اتھرووید کانڈ ۵ سوکت ۸ منتر ۹ کی دیا کھیا کے دوران میں فرماتے ہیں۔ "ویدوں میں کیول (صرف) گئو کے ہی سمبندھ میں نہیں۔ براہمنوں کے سمبندھ میں بھی ایسے بچن ملتے ہیں جن سے بھاؤ نہ سمجھنے پر سہج یا انومان (معلوم) کیا جا سکتا ہے۔ کہ کھشتری لوگ براہمنوں کو بھی کاٹ کر اُن کا مانس پکا کر کھا جاتے تھے۔ (از ہندی کا رسالہ کلیان گورکھپور کا گئو نمبر بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۳۹) فتح محمد شترما

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

265

جو جماعتیں رفتار بیعت بڑھانے کیلئے جدوجہد نہیں کرینگی
ان کے نام پر عدم توجہگی ہمیشہ لکھی رہے گی

جنوری ۱۹۴۶ء میں کل ۱۳۰ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ گذشتہ سال کے اسی مہینہ میں ۱۴۹ افراد نے بیعت کی تھی۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے اس مرتبہ ضلع گورداسپور اوّل۔ حلقہ ٹراونکور دوئم۔ اور ضلع سیالکوٹ سوئم ہے۔ ٹراونکور جیسے دور افتادہ حلقہ کا صف اوّل میں آجانا یقیناً مقامی احمدیوں کے اخلاص اور جدوجہد کی دلیل ہے۔ پنجاب کے اضلاع و حلقہ جات خصوصاً گوجرانوالہ۔ گجرات نیز سندھ اور پراونشل بنگال کو ابھی سے ہوشیار ہوجانا چاہئیے۔ وقت گذرتے دیر نہیں لگتی۔ یہ سال بھی گذر جائیگا۔ لیکن جو جماعتیں اور حلقہ جات تبلیغی بیداری پیدا کرکے کما حقہ رفتار بیعت کو بڑھانے کی کوشش نہ کریں گی۔ ان کے نام پر عدم توجہگی ہمیشہ لکھی رہے گی۔

ہندوستان میں ۷۳۵ منظم جماعتیں ہیں۔ ان میں سے ۶۹ بڑی بڑی جماعتوں میں سے صرف ۱۴ کس نے بیعت کی ہے۔ متعلقہ نقشہ درج ذیل ہے۔

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم صلح تا ۳۱ صلح ۱۳۲۵ھش
اس میں صرف دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
			۲۵	کرڑاپی۔ اڑیسہ	x	۴۸	ونجواں۔ گورداسپور	x
۱	قادیان	۱۲	۲۶	کھاریاں۔ گجرات	۲	۴۹	فیروزپور	x
۲	لاہور	۲	۲۷	دھرم کوٹ بگا		۵۰	سامانہ محمودپور	
۳	کریام	x		گورداسپور	x		ریاست پٹیالہ	x
۴	دہلی	۲	۲۸	پراونشل۔ بنگال	۳	۵۱	غوث گڑھ۔ ماچھیواڑہ	
۵	سیالکوٹ	۲	۲۹	گنج مغلپورہ لاہور	x		ریاست پٹیالہ	x
۶	حیدرآباد دکن	۳	۳۰	باڑی پور چک ہرچ کشمیر	x	۵۲	بھاگلپور	x
۷	کلکتہ	x	۳۱	رشی نگر۔ کشمیر	x	۵۳	کپورتھلہ	۴۱
۸	کیرنگ اڑیسہ	x	۳۲	دوالمیال۔ جہلم	x	۵۴	کوئٹہ	x
۹	ناسنور کشمیر	x	۳۳	درانہ زیدکا۔ سیالکوٹ	x	۵۵	چانگریاں مانگا سیالکوٹ	x
۱۰	شکار۔ گورداسپور	x	۳۴	چک سکندر۔ گجرات	x	۵۶	مانگٹ اونچے گوجرانوالہ	x
۱۱	گھٹیالیاں سیالکوٹ	x	۳۵	سرہڑ وغیرہ۔ ہوشیارپور	x	۵۷	عزیزپور ڈگری سیالکوٹ	۳
۱۲	ننگل کلاں گورداسپور	x	۳۶	گھنوکے ججہ۔ سیالکوٹ	x	۵۸	چونڈہ سیالکوٹ	x
۱۳	ادرحمہ۔ سرگودھا	۱	۳۷	سیدوالہ۔ شیخوپورہ	x	۵۹	لالہ موسیٰ۔ گجرات	x
۱۴	تلونڈی جھنگلاں۔ گورداسپور	x	۳۸	شاہدرہ	x	۶۰	کہنہ پور کشمیر	x
۱۵	امرتسر	۱	۳۹	جہلم	x	۶۱	محمد آباد سٹیٹ۔ سندھ	۱
۱۶	سونگھڑہ۔ اڑیسہ	x	۴۰	بمبئی	x	۶۲	خانووالی سیانوالی۔ کوٹ باجوہ	-
۱۷	بستی رنداں۔ ڈیرہ غازیخاں	x	۴۱	کھیوا کلاسوالہ	x		ضلع سیالکوٹ	x
۱۸	محمود آباد۔ جہلم	x	۴۲	یادگیر۔ دکن	x	۶۳	شاہ پور۔ امرگڑھ ضلع گورداسپور	x
۱۹	گولیکی۔ گجرات	x	۴۳	پھیروچیچی۔ گورداسپور	۵	۶۴	چندرکے منگولے۔ سیالکوٹ	x
۲۰	کنانور۔ مالابار	x	۴۴	گجرات	x	۶۵	ملتان	۲
۲۱	چارکوٹ کشمیر	x	۴۵	کوٹ قیصرانی		۶۶	ناصرآباد	x
۲۲	بھینی بانگر۔ گورداسپور	۱		ڈیرہ غازیخاں	x	۶۷	پنکال۔ اڑیسہ	x
۲۳	اٹھوال 〃	۲	۴۶	کاٹھ گڑھ۔ ہوشیارپور	x	۶۸	مجوکہ۔ سرگودھا	x
۲۴	موسیٰ بنی مائنز۔ بہار	x	۴۷	کراچی	۱	۶۹	پشاور	x

سینما ــــ اور ــــ جماعت احمدیہ

ہندوستان کے مسلمانوں کے دنیوی لحاظ سے نکبت و ادبار کے گڑھے میں گرجانے اور پستی و ذلت کی زندگی بسر کرنے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں صنعت و حرفت، تجارت اور زمین سے فائدہ اٹھانے میں بہت پیچھے ہیں۔ دوسرے فضول خرچی اور اسراف میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ گویا اسراف ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے جس کی وجہ سے وہ لہو و لعب اور دیگر بد عادات و رسوم میں مشغول ہو کر اسراف اور فضول خرچی بہت زیادہ کرتے ہیں اور اس کے برعکس وہ کماتے کم ہیں۔ اور اڑاتے زیادہ ہیں۔ اور اس طرح وہ قعر مذلت سے نکلنے کی بجائے روز بروز اس کی تہ کی طرف جارہے ہیں

سینما موجودہ زمانہ کی قباحتوں میں سے ایک بہت بڑی قباحت اور تہذیب یورپ کی لعنتوں میں سے ایک خاص لعنت ہے۔ کوئی سلیم الفطرت اور سمجھدار انسان اس حقیقت کا انکار نہیں کرسکتا۔ کہ موجودہ زمانہ میں سینما ایک ایسی مصیبت ہے۔ جو علاوہ اسراف اور ضیاع مال کے بچوں خصوصاً نوجوان مردوں اور عورتوں کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ اور اس اصل کا اقرار و اعتراف وہ لوگ بھی کرتے رہتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی عمریں اسی دشت کی سیاحی میں گذار دیں۔

چنانچہ اخبار "ریاست" ۷ جنوری میں "سینما اور ہمارے بچے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ سینما سے بڑھ کر بچوں کے لئے اور کوئی مخرب اخلاق شئے نہیں ہے۔ چنانچہ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:-

"ماہرین علم النفس کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ عورتیں اور بچے فطرتاً ہر اثر کو جلدی قبول کرتے ہیں۔ اور جن مناظر کو شوق سے دیکھا جائے۔ ان کا اثر دماغ پر بہت دیر تک رہتا ہے۔ بچہ فطرتاً تصویروں کا دلدادہ ہے۔ اور قوت باصرہ کے ذریعے جو کچھ دیکھتا ہے دماغ میں محفوظ کر لیتا ہے۔ ایک طرف تو ماہرین تعلیم یہانتک قائل ہیں۔ کہ زبان سکھانے کے لئے بچوں کو غلط فقرات دے کر درست نہ کرائے جائیں۔ بلکہ شروع میں ہی درست فقرات سکھائے جائیں۔ اور ادھر ہماری سینمائیں قوم کے نونہالوں کے سامنے حسن و عشق کی ایمان سوز تصویریں پیش کرتی ہیں۔ ننھے ننھے دلوں کو عشق و محبت کی تلخ حقیقتوں سے آگاہ کرتی ہیں۔ جسے کہ ناشائستہ الفاظ بھی بچوں کی قوت سامعہ کے نرم و نازک عصبی مراکز پر پہونچتے ہیں۔ عیاریاں۔ مکاریاں۔ بدمعاشیاں اور شراب خوریاں دکھانے کے بعد خیر کی فتح شر پر دکھائی جاتی ہے جو بچوں کے لئے بے اثر چیز ہے کیونکہ وہ ہر منظر کو علیحدہ چیز سمجھ کر دیکھتا ہے۔"

اس کے بعد عمر کے لحاظ سے بچوں کے سینما میں جانے کے متعلق اجازت اور غیر موزوں فلموں کے دیکھنے کے لئے جو روک تھام اور تدابیر متعدد غیر ممالک میں کی جاتی ہے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر سینما سے جو بد اثرات اور مجرمانہ افعال سرزد ہوتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں ملک جاپان کی میٹرو پالٹین پولیس نے ۵۸۱۴ بچوں کو چھوٹے جرائم کا ارتکاب کرنے پر گرفتار کیا۔ علم النفسیات کے ماہرین نے ان بچوں کی نفسیات کا مطالعہ کرکے فیصلہ دیا کہ انہوں نے صرف جذبات سے متاثر ہوکر ایسا کیا۔ اور ایسے جذبات فقط سینما کے مناظر دیکھنے سے پیدا ہوئے۔ بیس لڑکوں نے جیبات کی۔ نو لڑکیوں نے جوا کھیلا۔ اٹھارہ لڑکوں اور پانچ لڑکیوں نے مکانوں کو آگ لگائی۔ اور فقط اس وجہ سے کہ انہوں نے پردہ سینما پر یہ افعال ہوتے دیکھے تھے

امریکہ میں ایک ہفتہ میں ستر لاکھ نفوس سینما جاتے تھے۔ جن میں ۲۳ لاکھ ۲۱ برس کے نوجوان ہوتے تھے۔

جن کے دلوں سے سینما کے اثرات اس کی تعلیم کو ملیامیٹ و نابود کرتے تھے۔"

(ریاست ۷ جنوری ۱۹۴۵ء)

ان شمار و اعداد سے ظاہر ہے کہ سینما سے کیا کیا بد اثرات پیدا ہوتے۔ اور کیا کیا جرائم سرزد ہوتے ہیں۔ اور عوام کی تمدنی معاشرتی اور مذہبی و سیاسی حالت کا کس طرح خون کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد مضمون نگار صاحب نے بچوں کے سینما دیکھنے کے علل و اسباب بیان کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ والدین اساتذہ اور ملک کے دوسرے اہل الرائے اصحاب اس کے خلاف ایجی ٹیشن کریں۔ اور متفقہ طور پر آواز بلند کی جائے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر صاحبان اور دیگر اہل درد فلمساز کمپنیوں اور منیجروں سے اپیل کریں۔ کہ وہ نونہالان وطن کو اس لعنت سے بچائیں۔ ایسوسی ایشنیں قائم ہوں۔ اور ملک میں آواز بلند کی جائے۔"

مگر باوجود اس کے اب تک کوئی منظم تحریک سینما کے خلاف جاری نہیں ہوئی۔ البتہ جماعت احمدیہ کو آج سے کئی سال قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سینما دیکھنے کی ممانعت فرما چکے ہیں اور اس طرح جماعت سینما کے بداثرات سے محفوظ ہے۔

کاش دوسرے مسلمان بھی جو ہندوستان میں سب سے زیادہ غربت و فلاکت اور درماندگی کا شکار ہیں۔ اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور سینما کی لعنت سے بچیں۔ خاکسار

(سید سجاد احمد)

یوم مصلح موعود پر لجنہ اماء اللہ دہلی کا جلسہ

خدا کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ دہلی کی طرف سے ۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھ ش ۱۳ کو جلسہ مصلح موعود جناب ڈاکٹر۔ ایس۔ اے لطیف صاحب کی کوٹھی پر زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ دہلی منعقد کیا گیا۔ جس میں احمدی و غیر احمدی مستورات نے ایک اچھی تعداد میں شمولیت فرمائی۔

تلاوت و نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

بعد ازاں ہماری سابق پریذیڈنٹ محترمہ حسن زمانی صاحبہ نے ایک مضمون بعنوان "مصلح موعود" پڑھا۔ اور محترمہ امین لطیف صاحبہ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ کو ہی اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ طرح طرح کی قربانیاں کر کے اشاعت اسلام میں حصہ لے رہی ہے۔ اور تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ کے ہی مبلغین تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ہی وہ مصلح موعود ہیں۔ جن کے متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

آپ کے بعد محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ بنت مولوی ابو العطاء صاحب نے دور مصلح موعود کے متعلق تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نازک حالت سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت تضرع سے دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا۔ اور حضرت اقدس کو حضرت امیر المومنین ایسا فرزند دلبند گرامی ارجمند عنایت فرمایا۔ حضرت امیر المومنین نے خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان فرمایا۔ کہ جس مصلح موعود کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ میں ہی ہوں۔ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور سلسلہ کے لئے ہر طرح کی قربانی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بعدہ میں نے "مصلح موعود آگیا" کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ آخر میں محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبد الحکیم صاحب نے "مصلح موعود"

ضروری تصحیح

الفضل ۲۰ فروری میں "ایک نہایت ضروری اطلاع" کے عنوان سے طبیہ عجائب گھر کا جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ لکھنے کی بجائے کہ جو صاحب ہمارے رجسٹرڈ ناموں میں سے کوئی نام اپنی دوا کا رکھیں گے۔ وہ اپنے نقصان کے آپ ذمہ دار ہوں گے۔ یہ لکھا گیا ہے۔ کہ وہ "اپنی زندگی کے ذمہ دار ہوں گے" احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینیجر طبیہ عجائب گھر قادیان)

دنیا کے تمام اطباء اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے

کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے۔ اور منہ کو بدبو اور خرابی سے محفوظ رکھا جائے

اگر آپ کو صحت اور تندرستی کا خیال ہے، تو

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) کا منجن لاجواب استعمال کیجئے۔ اس منجن کا استعمال مریض اور تندرست دونوں کے لئے مفید ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال آپ کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ برش۔ مسواک یا انگلی سے استعمال کیجئے۔ آپ کے دانت موتیوں کی طرح سفید چمکدار ہو جائیں گے۔ یہ منجن قیمتی اور کمیاب اجزا کا مرکب ہے

قیمت:۔ فی شیشی صرف ایک روپیہ

مینیجر:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان

شہرۂ آفاق نسخہ

زوجام عشق کے اس کے بڑے بڑے اجزا مشک تاتار۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کا تیل وغیرہ ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزا کے خالص اور اعلیٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ مقوی اور اعصاب کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ صرف ایک ہفتہ کا استعمال آپ کو ہمارے اس بیان کی صداقت کا قائل کر دے گا۔

ایک روپیہ کی پانچ گولیاں

ملنے کا پتہ

مینیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے

نہائت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے عہ
مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔۔۔۔۔ ۱
پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔۔۔ ۱
اسلامی اصول کی فلاسفی ۔۔۔۔۔
نماز مترجم بڑی سائز ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
ملفوظات امام زمان ۔۔۔ ۲ ۔۔۔
ہر انسان کو ایک پیغام ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں ۔۔۔ ۲ ۔۔۔
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ ۔۔۔ ۲ ۔۔۔
تمام جہان کو چیلنج مع ایک ہزار روپیہ کے انعامات ۔۔۔ ۲ ۔۔۔
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات ۔۔۔ ۲ ۔۔۔
مختلف تبلیغی رسالے ۔۔۔ ۴ ۔۔۔ ۱
۔۔۔۔۔ ۵

جملہ پانچ روپے کا لٹریچر معہ ڈاک خرچ چار روپیہ میں پہنچا دیا جائیگا۔
۲-۸-۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ضرورت رشتہ

ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز زمیندار کو اپنی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری تک تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار اور جاٹ قوم سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ع۔ معرفت مینیجر الفضل قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۱۲ فروری۔ لبرل پارٹی کے ہفتہ وار اخبار نیشن نے اپنے اڈیٹوریل مضمون میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ بہت جلد ہندوستان میں خونیں واقعات رونما ہوں گے۔ ہندوستان میں قحط کا شدید خطرہ ہے۔ اس سے سیاسی صورت حالات زیادہ بدتر ہوگئی ہے۔ اور نتیجۃً سارے ہندوستان میں ایک سیاسی دھماکہ رونما ہوسکتا ہے۔ اگر برطانیہ نے پاکستان کے نظریہ کو تسلیم کرلیا۔ تو انڈین نیشنل کانگرس اس کی شدید مخالفت کرے گی۔ پاکستان کے مسئلہ کے باعث لارڈ ویول کی تمام کوششوں میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ اور وہ نمائندہ گورنمنٹ بنانے میں ناکام ہورہے ہیں۔

بغداد ۱۲ فروری۔ شرق اردن کے امیر عبداللہ برطانوی حکومت سے مذاکرات کے لئے لنڈن روانہ ہوگئے ہیں۔

قاہرہ ۱۲ فروری۔ آج سرزمین قاہرہ نے کشت وخون کا بازار گرم دیکھا۔ جبکہ قاہرہ کے ہزاروں مسلم طلباء پر برطانوی مشین گنوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ طلباء نے لیبر لیڈروں کے تعاون سے مصر سے برطانوی فوجوں کے اخراج کے لئے نہایت وسیع پیمانے پر ہڑتال کی۔ اور شہر کی برطانوی فوج کی بیرکوں میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ فسادات کا سلسلہ آناً فاناً تمام شہر میں پھیل گیا۔ برطانوی فوجیوں کے فائرنگ سے دس مصری نوجوان ہلاک اور پچاس سے زائد مجروح ہوئے۔ قصر نیل کے پاس طلباء اور فوجیوں کے درمیان آزادانہ جنگ ہوئی۔ رائل ایر فورس کے فوجیوں پر بھی حملے کئے گئے۔

بیرفورڈ ۱۲ فروری۔ اناڈراٹ منڈ کی کوئلہ کی کان میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ جس سے پانچ سو پچاس شخص اس کان میں بند ہوگئے ہیں۔ بمشکل ۱۹ اشخاص کو کان سے باہر نکالا گیا۔ جن میں ۹ ہلاک ہوچکے ہیں۔ کان کے افسران کی رائے ہے۔ کہ ہر لمحہ ہی ایک اور دھماکہ متوقع ہے۔ جس سے باقی ماندہ کان کنوں کی ہلاکت یقینی امر ہے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ گورنمنٹ ہند نے سردار سردول سنگھ کولیشر کی جو اس وقت دھرم سالہ جیل میں نظر بند ہیں۔ رہائی کے احکام جاری کردیئے ہیں۔ سردار صاحب آغاز جنگ سے نظر بند تھے۔

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ فنانس ممبر نے مرکزی اسمبلی میں بتایا۔ کہ ریزرو بنک کی مختلف شاخوں پر ۱۰۷ کروڑ ۵۵ لاکھ کے بڑی مالیت کے نوٹ چھوٹے نوٹوں میں تبدیل کردیئے گئے۔

طہران ۱۲ فروری۔ ایران گورنمنٹ نے ایران کی فوجی پولیس کے چیف آف سٹاف جنرل کو موقوف کردیا ہے۔ طہران پولیس کے چیف کی موقوفی کی بھی توقع کی جاتی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ موقوفیاں روس کو خوش کرنے کے لئے کی جارہی ہیں۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے ایک پریس کانفرنس میں ہندوستان کو برٹش کیبنٹ ڈیلیگیشن بھیجے جانے کی تجویز پر اظہار رائے کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ مجھے پورا یقین ہے۔ کہ برٹش کیبنٹ ڈیلیگیشن نہ صرف یقینی طور پر کامیاب ہوگا۔ بلکہ مناسب وقت کے اندر اندر اپنا کام کرکے واپس آسکے گا۔ ہم اپنے وعدہ کو عملی شکل دے رہے ہیں ہندوستان کی صورت حالات کے کسی نئے عنصر سے متاثر ہوکر ڈیلیگیشن بھیجنے میں نہ جلد بازی کی جارہی ہے۔ نہ تاخیر سے کام لیا جارہا ہے۔ وزیر ہند نے یہ بتلانے سے انکار کردیا۔ کہ برطانوی ڈیلیگیشن نے ہندوستان سے واپسی پر پاکستان کے متعلق کیا رائے ظاہر کی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس پر ہم ہندوستان پہنچ کر تبادلہ خیالات کریں گے۔

دہلی ۱۲ فروری۔ آل انڈیا ٹیلیگراف یونین کے جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ یونین نے محکمۂ ڈاک وتار کے ڈائرکٹر جنرل کو نوٹس دیدیا ہے۔ کہ اگر ۱۱ مارچ تک ہمارے مطالبات پورے نہ کئے گئے۔ تو عام ہڑتال ہوجائے گی۔

لاہور ۱۲ فروری۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر مولانا داؤد غزنوی مشرقی پنجاب کے لیبر حلقے سے پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے ہیں

لنڈن ۱۲ فروری۔ انڈین فوڈ ڈیلیگیشن اگلے سوموار کو یہاں سے واشنگٹن روانہ ہوگا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ برطانوی وزارت خوراک اور دیگر امریکی فوڈ بورڈ کی متحدہ کونسل کے ساتھ بات چیت اس ہفتہ کے آخر تک مکمل ہو جائے گی امریکی جنرل میکارتھر نے جاپان کے لئے چاولوں کا مطالبہ کیا ہے۔ اور وہ اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ ہندوستان کی نسبت جاپان کو چاول کی زیادہ ضرورت ہے اور چاول پہلے جاپان کو بھیجا جانا چاہئے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ جنگ کے باعث جرمنی میں مردوں کی اس قدر کمی واقع ہوگئی ہے کہ ہر نو عورتوں میں سے چار کو طویل عرصہ تک تجرد کی زندگی بسر کرنی ہوگی۔ اور انہیں شادی کرنے کے لئے مرد نہیں مل سکیں گے۔ تازہ ترین اندازہ یہ ہے۔ کہ ہٹلر کے پروگرام نے جرمنی کے اسقدر مرد ختم کردیئے ہیں۔ کہ اس وقت عورتوں کی تعداد مردوں سے دوگنا ہے۔

پیرس ۱۲ فروری۔ فرانس کی آ[illegible] بنانے والی ورکنگ کمیٹی نے آج ایک [illegible] ہی اہم فیصلہ کیا ہے۔ جس کی نظیر فرانس کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور وہ یہ ہے کہ نسلی اور دیگر ایسے ہی امتیازات کو آئینی جرم قرار دیدیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۲ فروری۔ حکومت بہار نے ٹرانسپورٹ کے مسائل اور کوسی ندی کی طغیانی سے علاقہ کو بچانے کے لئے مسائل کو حل کرنے کے لئے امریکہ سے ماہرین طلب کئے ہیں۔ جو مارچ کے آخر تک یہاں پہنچ جائیں گے۔

دہلی ۱۲ فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس آج بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے دہلی پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ فی الحال برطانیہ میں جبری بھرتی جاری رہے گی۔ آئندہ ہفتہ ایک سرکاری اعلان جاری کیا جارہا ہے۔ جس میں بتایا جائے گا۔ کہ ایک خاص عمر کی حد تک جبری بھرتی جاری رہے گی۔

بمبئی ۱۲ فروری۔ ایڈمرل گاڈفرے نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ نیوی کے تمام ہڑتالیوں کو جو ۳½ بجے کے بعد گلیوں میں پھرتے نظر آئیں۔ گرفتار کرلیا جائے۔

ماسکو ۱۲ فروری۔ یالٹا کانفرنس کے خفیہ معاہدہ کے مطابق جاپانی جزائر کورائیل اور سکھالین روس کے حوالے کردیئے گئے ہیں۔ سوویٹ سپریم نے ان جزائر کے لئے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ بنک مواصلات صنعتی کاروبار براہ راست سوویٹ نظام کے ماتحت آگئے ہیں۔

اٹاوہ ۱۲ فروری۔ کینیڈا کی سوار پولیس نے غیر ملکی جاسوسوں کے لیڈر کو گرفتار کرلیا ہے۔ وہ "ارتھر آرمز" کے نام سے مشہور تھا۔

دہلی ۱۲ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت ہند کے ہوم ممبر نے اعلان کیا۔ کہ ابھی فارورڈ بلاک سے پابندی ہٹانے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ کام صوبائی حکومتوں کا ہے۔

امرتسر ۲۲ فروری۔ کپاس دیسی /۱۶۔ مونگ پھلی ۱۳/۸۔ توریہ ۱۵/۱۲۔ تل سفید /۲۵۔ گڑ /۱۴ سے /۱۶ روپیہ تک۔

پیرس ۲۲ فروری۔ ایک عورت نے بیک وقت سات توام بچے جنے۔ جن میں چار لڑکیاں اور تین لڑکے تھے سب زندہ ہیں۔

لاہور ۱۲ فروری۔ سونا ۸۹/۸۔ پونڈ /۶۳۔ چاندی /۱۴۵

امرتسر ۱۲ فروری۔ سونا ۸۹/۸